KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

سبق "فاقہ میں روزہ"

(خواجہ حسن نظامی)

مشکل الفاظ اور معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تاجدار	بادشاہ	کنبہ	خاندان	لونڈی	ملازمہ، کنیز
قدیم	دوست	خیر باشد	خیر ہووے	مکدر	پریشان
دل بہلانا	دل خوش کرنا	مصاحب	ساتھی	جمگھٹے	ہجوم
مراقبہ	سر جھکا کر خاموش بیٹھنا	کل جدید لذیذ	ہر نیا چیز میٹھا ہوتا ہے	زیروزبر ہونا	برباد ہونا
ماماگیری	گھریلو ملازمت	واگذاشت ہونا	واپس ہونا	قتلے	ٹکڑے
چہل پہل	رونق	سماں	منظر	فلک کے مارے	قسمت کے مارے
غدر	جنگ آزادی	مینہ	بارش	ظل سبحانی	بادشاہ
کوچ کرنا	روانہ ہونا	رتھ	تانگہ	جولاں گاہ	تربیت گاہ
لق ودق	سنسان	تاجور	بادشاہ	گنوار	جاہل
چوپاڑ	بیٹھک	تفنگ	توپ	بلیاں	کڑا، شہتیر
جاڑے	سردی	ابتر	خراب	کھیل	دانہ
ڈھارس	امید سہارا	نڈھال	کمزور	نیاز	صدقہ

www.perfect24u.com

گردش فلاکت	غریبی زمانے کی گردش	متغیر ہونا	بدل جانا	تیور بدلنا	رنگ بدلنا
تف	لعنت				

اہم عبارات کی تشریح

عبارت نمبر1:

جب انگریزی توپوں اور سنگینوں نے ہاتھ سے تلوار چھین لی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور اُجڑے قافلے کا سالار بن کر گھر سے کوچ کیا۔

حوالہ متن:

یہ عبارت "خواجہ حسن نظامی" کے مضمون "فاقہ میں روزہ" سے لی گئی ہے۔

سیاق و سباق:

مرزا سلیم کے بھانجے مرزا شہ زور کا بیان ہے۔ کہ غدر کی وجہ سے دہلی برباد ہوگئی۔ گھر اُجڑ گئے۔ شاہی بیگمات لوگوں کے گھروں میں ملازمت کرنے لگیں۔ جامع مسجد میں رمضان کے مہینے میں رونق ہوا کرتی تھیں۔ اب اس پی چولہے نے ہوئے ہیں۔ اور سپاہی روٹیاں پکار ہے ہیں۔ شاہ جہان کی بے مثل مسجد اصطبل نظر آرہا ہے۔ افطاری کے وقت چند آدمیوں نے کھجوریں اور دال بانٹی۔ چھل پہل اور شان وشوکت مفقود ہے۔ مرزا شہ زور کی پر درد باتیں سن کر میں نے اس سے غدر اور شاہی خاندان کی تباہی کا قصہ سننا چاہا۔ میرے اصرار پر اس نے مجھے اپنی کہانی سنائی۔

عبارت کی تشریح: مرزا شہ زور نے اپنی کہانی شروع کی اور کہا۔ جب جنگ آزادی میں مسلمان ناکام ہوئے۔ اور دہلی پر انگریزوں نے دوبارہ قبضہ کیا۔ تو انگریزوں نے اپنی توپوں اور سنگینوں کے زور سے ہمیں غیر مسلح کر دیا۔ بہادر شاہ ظفر کے سر سے تاج شاہی چھین لیا گیا۔ اور دہلی پر انگریزوں نے اپنی عمل داری قائم کرلی۔ شہر میں ہر طرف گولیاں برس رہی تھیں وہ شاہی بیگمات جن کا چہرہ کسی بندہ بشر نے نہیں دیکھا تھا۔ بغیر برقع اور چادر کے گھر سے باہر نکل آئیں۔ اور اپنے والد، بھائی، شوہر اور بیٹے

کی لاشیں تلاش کرنے لگی۔ سب عوتیں بے پردہ ہوگئیں۔ چھوٹے چھوٹے بچے جو ناز ونعم میں پلے بڑھے تھے۔ بے یار ومددگار بازاروں اور گلیوں میں اپنے والدین کو پکارتے رہے۔ اور والدین کو زندہ نہ پاکر آوارہ پھرنے لگے۔ بادشاہ سلامت جو تمام شاہی خاندان کا واحد سہارا تھا۔ وہ بھی قلعہ چھوڑ کر نکل گئے۔ اور کسی محفوظ مقام کی طرف روانہ ہوگئے۔ بادشاہ کا نکلنا تھا۔ کہ پورے قلعہ شاہی میں ایک کہرام مچ گیا۔ سب لوگ قلعہ چھوڑ کر بھاگنے لگے۔ یہ حالت دیکھ کر میں نے بھی نکل جانے کا فیصلہ کیا۔ اپنی بوڑھی والدہ کمسن بہن اور بیمار بیوی کو لیکر قلعہ چھوڑا۔ اور اس تباہ حال قافلے کا سالار بن کر نامعلوم منزل کی طرف روانہ ہوگیا۔

عبارت نمبر2:

تاہم ہمارے گاؤں کے چودھری کو خود ہی خیال آیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جس سے اُن کو کچھ ڈھارس ہوگئی۔

حوالہ متن:

یہ اقتباس ''خواجہ حسن نظامی'' کے مضمون ''فاقہ میں روزہ'' سے لیا گیا ہے۔

سیاق و سباق:

مرزا شہ زور قلعے سے نکل کر اپنی بوڑھی والدہ، کمسن بہن اور بیمار بیوی کے ہمراہ میواتیوں کے ایک گاؤں پہنچ گیا۔ وہاں کے مسلمانوں نے اُنہیں کھانے کو دیا۔ اور سر چھپانے کیلئے ایک چوپال عطا کیا۔ کچھ عرصے گاؤں والے اُن کا خرچ برداشت کرتے رہے۔ لیکن آخر کار تنگ آ گئے۔ مرزا شہ زور نے پیٹ کی خاطر گاؤں کے زمینوں کی رکھوالی شروع کی۔ اور اس کی والدہ اور بیوی نے گاؤں والوں کے کپڑے سینے شروع کیے۔ اور گذر بسر ہونے لگی۔ لیکن بھادوں کے مہینے میں سیلاب کا پانی گاؤں میں گھس آیا۔ اور گھروں میں پڑا اناج بہانے گیا بیوی کو نجار ہوا۔ اور تڑپتے تڑپتے جان دے دی۔ اب ہمیں کھانے فکر ہوئی کھانے کیلئے کچھ نہیں تھا۔ مانگتے ہوئے شرم آتی تھی۔ کیونکہ گاؤں والے بھی مصیبت میں گرفتار تھے۔

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

عبارت کی تشریح: ہم فاقے پر فاقہ کر رہے تھے۔ اور کھانے کیلئے کچھ نہ تھا۔ گاؤں والے بھی مصیبت میں گرفتار تھے۔ لیکن خدا کا کرنا ایسا ہوا۔ کہ گاؤں کے چودھری کو ہمارا خیال آیا۔ اور اس نے آدمی بھیج کر قطب صاحب کے بازار سے ایک روپیہ کا آٹا منگوایا۔ اور ہمارے گھر بھیج دیا۔ آٹا نصف کے قریب خرچ ہوا ہوگا۔ کہ رمضان کا چاند نظر آ گیا۔ اور روزوں کا مہینہ شروع ہو گیا۔ رمضان کا سن کر والدہ صاحبہ کی عجیب کیفیت ہو گئی۔ اس کا دل بہت نازک ہے۔ گذشتہ اچھے وقتوں کو یاد کر کے کڑھتی رہتی تھی۔ جب اس نے رمضان کا چاند دیکھا۔ تو ٹھنڈی آہیں بھر کر خاموش ہو گئیں۔ اسے پچھلا وقت یاد آ گیا تھا۔ رمضان کے مہینے میں ہمارے گھر میں جو رونق ہوا کرتی تھی۔ اور جو لوازمات تیار کئے جاتے تھے۔ اس کو یاد کر کے ماں جی اس غریب الوطنی کو برداشت نہ کر سکی۔ میں نے اسے تسلی دی۔ اور صبر سے کام لینے کو کہا۔ میری باتوں کا اس پر خوشگوار اثر ہوا اور اس کی حالت کچھ بہتر ہو گئی۔

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیں؟

(الف) مرزا سلیم والدہ کی باتوں سے کیوں آزردہ تھا؟

(ب) مغلیہ دور میں رمضان میں جامع مسجد کا کیا سماں ہوتا تھا؟

(ج) 1857ء کے بعد رمضان میں مسجد کی کیا حالت تھی؟

(د) مرزا شہ زور کون تھے؟

(ہ) ظل سبحانی (بہادر شاہ ظفر) قلعہ چھوڑ کر کہاں چلے گئے؟

(و) میور تیوں نے مرزا شہ زور کے خاندان کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا؟

جوابات:

(الف) مرزا سلیم گانا سننے کا عادی تھا۔ رمضان کے مہینے میں اس کی ماں نے اسے گانا سننے سے منع کر دیا تھا۔ اس لئے وہ پریشان تھا۔ کہ رمضان کے باقی سولہ دن گانے بجانے کے بغیر کیسے کٹیں گے۔

(ب) مغلیہ دور میں دہلی کی جامع مسجد کا سماں کچھ اور ہوتا تھا۔ افطاری سے پہلے کہیں قرآن مجید کی

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

تلاوت ہو رہی ہے۔ کہیں حفاظ قرآن سنا رہے ہیں۔ بعض لوگ بیٹھے فقہی مسائل پر گفتگو کر رہے ہیں۔ ہر طرف اللہ والوں کا ہجوم ہے۔ افطاریاں تقسیم ہو رہی ہیں۔ بادشاہ کی طرف کھانوں کے خواں مسجد میں بھیجے جاتے تھے۔ بیگمات بھی ڈھیروں ساری افطاری بھیجتی تھیں۔ امراء کی طرف سے بھی بے شمار اخوات مسجد پہنچائے جاتے تھے جس کا شمار ناممکن تھا۔

(ج) خواجہ حسن نظامی کہتے ہیں۔ کہ ایک بار رمضان میں مسجد جانے کا اتفاق ہوا۔ دیکھا کہ ہر طرف چولہے بنے ہوئے ہیں۔ سپاہی روٹیاں پکا رہے ہیں گھاس کا انبار لگا ہے۔ مسجد اصطبل کا نقشہ پیش کر رہا ہے۔ مسجد واگذار ہونے کے بعد دیکھا۔ کہ کچھ غریب مسلمان میلے کچیلے کپڑے پہنے۔ قرآن مجید کی تلاوت کر رہے ہیں۔ افطاری کے وقت چند آدمیوں نے کھجوریں تقسیم کیں۔ نہ وہ اگلا سا ساں اور نہ وہ اگلی سی رونق تھی۔

(د) مرزا شہ زور ہندوستان کے بادشاہ بہادر شاہ ظفر کے بھائی مرزا سلیم کے بھانجے تھے۔

(ہ) ظل سبحانی (بہادر شاہ ظفر) جب شاہی قلعے سے نکلے۔ تو اپنے اہل وعیال کے ساتھ ہمایون کے مقبرے میں پناہ لی۔

(و) میورتیوں نے مرزا شہ زور اور اس کے خاندان کو سر چھپانے کے لئے جگہ دی۔ اور کھانے پینے کا بندوبست بھی کیا۔ چند دنوں بعد میورتیوں نے مرزا شہ زور سے کہا۔ کہ تم ہمارے کھیتوں کی رکھوالی کرو گے اور تمہاری عورتیں ہمارے کپڑے سیاہ کریں گی اس محنت کے صلے میں آپ کو جو اناج ملے گا۔ وہ سال بھر کے لئے کافی ہوگا جسے مرزا شہ زور نے بخوشی قبول کیا۔

سوال 2: خالی جگہ پر کریں؟

(الف) مرزا سلیم ________ میں گانے بجانے کی محفلیں سجائے۔

(ب) مصاحب کے کہنے پر مرزا سلیم ________ جانے لگے۔

(ج) مرزا شہ زور کی والدہ سلیم کی ________ تھی۔

(د) انگریز 1857 کی جنگ آزادی کو ________ کہتے ہیں۔

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VISIT NOW: PERFECT24U.COM

(ہ) ________ نے مرزا شہ زور اور اُس کے خاندان کا سارا مال و اسباب لوٹ لیا۔

(و) مغل خاندان ___ ________ کی نسل سے تھا۔

جوابات:

(الف) مرزا سلیم **رمضان** میں گانے بجانے کی محفلیں سجائے۔

(ب) مصاحب کے کہنے پر مرزا سلیم **مسجد** جانے لگے۔

(ج) مرزا شہ زور کی والدہ سلیم کی **بہن** تھی۔

(د) انگریز **1857** کی جنگ آزادی کو **غدر** کہتے ہیں۔

(ہ) **گوجروں نے** مرزا شہ زور اور اس کے خاندان کا سارا مال و اسباب لوٹ لیا۔

(و) مغل خاندان **چنگیز خان اور تیمور** کی نسل سے تھا۔

سوال 3: درج ذیل رموزِ اوقاف کی وضاحت کریں؟

رابطہ ، تفصیلیہ ، قوسین ، خط

خط: (-) یہ علامت جملہ معترضہ سے پہلے اور آخر میں لگائی جاتی ہے۔ نیز محذوف کلمات کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

مثلاً (۱) زاہد اور ________ آپ کے پاس آئیں گے۔

(۲) میرے خیال میں ________ وہ اتنا ذہین نہیں۔ جتنا لوگ سمجھتے ہیں۔

تفصیلیہ (:-) یہ علامت تفصیل بیان یا تشریح کیلئے استعمال ہوتی ہے۔ جہاں مثال، فہرست یا کوئی تفصیل بیان کرنی ہو۔ اس کا استعمال ہوتا ہے۔

مثلاً (۱) جو آدمی مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرتا ہے کبھی بیمار نہیں ہوتا:-

(۲) کرکٹ کی ٹیم میں مندرجہ ذیل کھلاڑی شامل ہیں:-

قوسین ( ): یہ علامت جملہ معترضہ یا کسی چیز کی تشریح کے موقع پر استعمال ہوتی ہے۔ نیز عبارت میں ایسا جملہ یا بیان جس کا اصل مضمون سے تعلق نہ ہو۔ قوسین میں لکھا جاتا ہے۔

www.perfect24u.com

مثلاً (۱) واجد (خدا بہشت نصیب کرے) اچھا آدمی تھا۔

(۲) امین الحق (میرا دوست) نے پی۔ ایچ ڈی مکمل کر لی۔

رابطہ (:) اس کا استعمال وہاں ہوتا ہے۔ جہاں وقفے سے زیادہ ٹھہرنا مقصود ہو۔ جیسے

(۱) کسی نے کیا خوب بات کی ہے: تندرستی ہزار نعمت ہے۔

(۲) صدام دیکھ سکتا ہے: بول نہیں سکتا۔

سوال 4: اس سبق کا خلاصہ لکھیں۔

جواب: اس سبق کا خلاصہ کتاب کے اگلے حصے میں موجود ہے۔

سوال 5: اپنے کسی قریبی دوست، استاد یا قریبی رشتہ دار کی شخصیت پر ایک مضمون تحریر کریں؟

جواب: میرا دوست فواد:

فواد میرے بچپن کا دوست ہے۔ ہم ایک ساتھ پلے بڑھے اور جوان ہوئے۔ وہ اگرچہ مجھ سے سات مہینے عمر میں بڑا ہے۔ لیکن ہم دونوں نے ایک ہی دن پہلی جماعت میں داخلہ لیا تھا۔ اُس کے والد ڈاکٹر ہیں۔ اور گاؤں کے چھوٹے اسپتال میں اپنی ڈیوٹی انجام دیتا ہے۔ اس کی ماں سکول میں استانی ہے۔ اس کی مالی حیثیت بہت مستحکم ہے۔ فواد کا ایک چھوٹا بھائی جواد اور بہن نادیہ بھی ہے۔ والد اس کو بھی ڈاکٹر بنانا چاہتا ہے۔ جس کے لئے وہ متعدد ٹیوٹروں سے ٹیوشن لیتا ہے۔ سال اول میں اس نے 461 نمبرات حاصل کئے ہیں۔ اور اگر اس نے محنت سے کام لیا۔ تو میڈیکل کی سیٹ حاصل کر سکتا ہے۔

میں فواد کو اسلئے پسند کرتا ہوں۔ کہ اس کی خوبیاں خامیوں سے زیادہ ہیں۔ وہ لالچی نہیں۔ ایک فیاض اور سخی لڑکا ہے۔ میرے منع کرنے کے باوجود وہ مختلف حیلوں بہانوں سے میری مالی مدد کرتا ہے۔ کیونکہ اسے اس بات کا احساس ہے۔ کہ میرے والد جو محنت مزدوری کرتا ہے۔ میرے کالج کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتا اس نے کبھی اپنے آپ کو مجھ سے بڑا نہیں سمجھا۔ اُس کے گھر میں جب بھی کوئی دعوت ہوتی ہے۔ یا کوئی خاص تقریب ہوتی ہے۔ اس میں میری حاضری لازمی سمجھی جاتی ہے۔ اس کے ماں باپ اور بہن بھائی بھی مجھے چاہتے ہیں۔ اور میری قدر کرتے ہیں۔ گاؤں میں اس کے والد کا

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

کلینک بھی ہے۔جس میں فواد شام کو دو گھنٹے کیلئے وہاں ڈیوٹی دیتا ہے۔میں بھی اکثر کلینک جاتا ہوں۔

کلینک سے فارغ ہونے کے بعد ہم سیر کیلئے نکلتے ہیں۔اور بہت دیر گئے گھروں کو لوٹتے ہیں۔

والد نے فواد کیلئے موٹر سائیکل بھی خریدی ہے۔کبھی کبھی ہم دونوں موٹر سائیکل پر شہر جاتے ہیں۔فواد میں یہی ایک خرابی ہے۔کہ وہ موٹر سائیکل بہت تیز چلاتا ہے۔میں نے اسے کئی بار منع کیا ہے۔لیکن وہ باز نہیں آتا۔وہ اکثر کہتا ہے۔کہ جب میں موٹر سائیکل پر بیٹھتا ہوں۔تو اُڑانے کو جی چاہتا۔اُن کے ساتھ موٹر سائیکل پر بیٹھنے سے پہلے میں اپنے گناہوں کی معافی ضرور مانگتا ہوں۔

گاؤں کے سب لوگ فواد کو پسند کرتے ہیں۔کیونکہ وہ چھوٹوں اور بڑوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتا ہے۔لڑنے جھگڑنے سے اسے نفرت ہے۔فضول کاموں سے دور رہتا ہے۔مفید اور تعمیری کاموں میں مصروف رہتا ہے۔اُس کی ان عادتوں سے مجھے بھی بہت فائدہ پہنچا ہے۔اگر وہ میرا جگری دوست نہ ہوتا۔تو میں اب تک تعلیم چھوڑ چکا ہوتا۔یہ فواد کی مہربانی ہے۔کہ میں نے اب تک تعلیم جاری رکھی ہوئی ہے۔

فواد پینٹنگ بہت اچھی کرتا ہے۔اس نے اپنے لئے ایک کینوس خرید رکھا ہے۔اور فارغ وقت میں تصویریں بناتا ہے۔اس کی بنائی ہوئی تصویریں اگرچہ معیاری نہیں۔لیکن اگر اس نے مشق جاری رکھا۔تو ایک بہترین مصور بن سکتا ہے۔

☆......☆......☆

سبق "پھر وطنیت کی طرف"

(مولانا صلاح الدین احمد)

مشکل الفاظ اور معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اسلامیانِ ہند	ہندوستان کے مسلمان	سرشار	مست	وحدت ملت	قومی یکجہتی

www.perfect24u.com